سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبیداللہ سندھی اور مسئلہ نزول مسیح علیہ السلام

مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ماعلیہ نے اپنی زندگی اور اپنے خود ساختہ مناصب کے لیے جہاں قرآن وحدیث میں تحریف، تغیّر وتبدل کیا وہاں ہم عصر علماء یا اسلاف کی عبارتوں کو بھی اپنے حق میں اسی ''فنِ تحریف'' سے خوب استعمال کیا۔ مرزا جی کی جسمانی اور روحانی نسل نے بھی حق رفاقت ادا کرتے ہوئے یہی وطیرہ اختیار کیا ہوا ہے اور ہمارے اسلاف کی عبارتوں کو حذف ومسخ کر کے لوگوں کو قائل کرتے رہتے ہیں کہ جناب فلاں نے ایسے لکھا ہے تو اگر مرزا قادیانی نے اس طرح لکھ دیا تو کیا عذاب آ گیا اور مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی مذموم کوششیں کرتے رہتے ہیں کہ مرزا قادیانی بھی امت کے دیگر علماء کی طرح ایک مصلح ہے اور ان کا یہ وطیرہ خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات، ارفع اور نزول کے بارے میں بہت اذیت ناک ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مرزائی اس کارروائی کے لیے دین نہ جاننے والوں پر شب خون مارتے ہیں اور وہ نادان جھٹ سجدے میں گر جاتے ہیں پھر احرار کے پاس بھاگے بھاگے آتے ہیں کہ مارے گئے جی ایک مرزائی نے ہمیں بہت تنگ کر رکھا ہے، کوئی آدمی دیں، میں نے بہت سے آنے والوں کو جواب دیا کہ جس آدمی کی آپ کو تلاش اور ضرورت ہے وہ آدمی آپ کے اندر ہے اسے جگالیں، بیدار وہوشیار کریں، مرزائی بھاگ جائے گا۔ اس دور کے معاشی حیوانوں کو یہ بات سمجھ نہیں آتی۔ وہ دنیا کے پیچھے یوں بھاگ رہے ہیں کہ کسی اور کی تو کیا انہیں اپنی بھی ہوش نہیں ہوتی۔ بس انہیں تو آٹھ دس گھنٹے کام کرنے کے بعد شام کو تجوری بھری ہوئی ملنی چاہیے۔ اس کے لیے وہ کبھی ہمارے پاس نہیں آتے اپنے آپ میں مگن رہتے ہیں باقی کائنات سے بری طرح غافل ہیں۔ گزشتہ کئی برس سے مجھے مرزائیوں کے بعض گروؤں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ گفتگوں بھی ہوئی ان میں سے بعض نے کہا کہ مولانا عبیداللہ سندھی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا۔ میں نے کہا ایسا ہرگز نہیں مولانا تو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے قائل ہیں اور جو شخص نزول کا قائل ہے وہ لازماً اس بات کا بھی قائل ہے کہ سیدنا مسیح مقدس علیہ السلام آسمانوں میں قیامت کے قریب نازل ہوں گے یہ تو نہیں ہوسکتا کہ مولانا عبیداللہ سندھیؒ قرآن کی تفسیر لکھیں اور ان کی نگاہ سے قیامت وعلاماتِ قیامت کی آیات اوجھل رہ گئی ہوں۔ مولانا کی تفسیر میں

وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بھا واتبعون ۔ھٰذا صراط مستقیم (پ۲۵ سورۂ زخرف)

اور وہ قیامت کی علامت ہے اس میں مت شک کرو اور میرا کہا مانو یہ ایک سیدھی راہ ہے۔

والا مقام پڑھے بغیر مولانا کے ذمہ انکار حیات عیسیٰ تہمت کے سوا کچھ نہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمین پر نزول کا عقیدہ انہیں آسمانوں میں زندہ مانے بغیر درست ہی نہیں جو اوپر نہیں وہ نیچے کیسے آئے گا۔ میں چاہتا تھا کہ جن لوگوں

کے پاس مولانا کی تفسیر قلمی موجود ہے ان سے مل کر اس مقام کو دیکھا جائے مگر اپنی مصروفیت اور غفلت نے اس چشمۂ صافی تک نہ پہنچنے دیا۔ اپریل ۱۹۸۸ کے اوائل میں مولانا محمد صدیق ولی اللّٰہی (۱) جو مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ کے تلمیذ ہیں اور ہمارے دیرینہ کرم فرما۔ وہ تشریف لائے تو میں نے ان سے اس مسئلہ پر بڑی تفصیل سے گفتگو کی تو مولانا نے شفقت کی اور مولانا سندھی کی شرح سطعات کا جو قلمی نسخہ مولانا محمد صدیق کی لائبریری کی جان ہے۔ اس کا فوٹو سٹیٹ عنایت کیا اور ساتھ ہی مولانا کا رسالہ محمودیہ بھی عنایت کیا۔ ''نزول مسیح'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مولانا کی دونوں کتابوں کی عبارتیں نقل کرتا ہوں قارئین پڑھ کر فیصلہ فرمائیں کہ مولانا سندھیؒ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں یا منکر؟

مرزائی، مرزائی نواز دونوں پڑھیں شاید عقل بینا ہو جائے۔ مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ نے امام ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کی دعوت و ارشاد اور دینی انقلاب کی تعیین کے لئے امام کی کتابوں اور عبارتوں کو منتخب کیا اور انہیں میں سے منتخب عبارتوں کو جمع کر کے رسالہ مرتب کیا۔ جس کا نام ''محمودیہ'' رکھا ان کے شاگرد شیخ بشیر احمد لدھیانوی مرحوم نے اس کا اردو ترجمہ ''عبیدیہ'' کے نام سے کیا محمودیہ صفحہ نمبر ۲۴، ۲۶ عبیدیہ صفحہ نمبر ۲۵، ۲۷ پر یوں رقم طراز ہیں کہ:

''قال الامام ولی اللہ فی التفہیمات الالٰہیۃ فأ لھمنی ربی جل جلالہ انک انعکس فیک نور الاسمین الجامعین نور الاسم المصطفوی والاسم العیسویّ علیھما الصلوٰت والتسلیمات فعسیٰ ان تکون سادۃً لا فق الکمال غاشیاً لا قلیم القرب فلن یوجد بعدک الّاولک دخل فی تربیتہٖ ظاھراً و باطناً حتی ینزلَ عیسیٰ علیہ السلام''

ترجمہ: ''امام ولی اللہ دہلوی تفہیمات الٰہیہ ج ۲، ص ۱۲ میں فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام سمجھایا ہے کہ تجھ پر دو جامع اسموں کا نور منعکس ہوا ہے اسم مصفوی اور اسم عیسوی علیہما الصلوٰۃ والسلام تو عن قریب کے افق کا سردار بن جائے گا اور قرب الٰہی کی اقلیم پر حاوی ہو جائے گا تیرے بعد کوئی مقرب الٰہی ایسا نہیں ہو سکتا جس کی ظاہری اور باطنی تربیت میں تیرا ہاتھ نہ ہو۔ یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں۔''

شرح سطعات کی عبارت

انسان کو اپنا حال اور مستقبل خود سوچ کر پروگرام بنانا چاہئے ماضی پر فخر کرتے رہنا احمقوں کا کام ہے اور محض مستقبل میں کسی بڑے مصلح کا منتظر رہنا اس سے بھی زیادہ حماقت ہے۔ اوّل تو اس کا یقین نہیں کہ وہ مصلح ہمارے زمانہ میں آئے گا۔ فرض کیجئے وہ ہمارے زمانہ میں آتا ہے تو ہم یقین کر سکتے ہیں کہ وہ صرف فعال طاقتوں کو اپنے ساتھ لے گا لولے لنگڑے اور قاعدین کو تو وہ اپنے پاس تک نہیں آنے دے گا اس قسم کا فکر رکھنے کے ہم دشمن نہیں ہیں کہ ایک مصلح آئے گا۔ اس لیے کہ سنی و شیعہ اس میں مبتلیٰ ہیں اور حدیث

---

(۱)　مولانا محمد صدیق ولی اللّٰہی گزشتہ برس ۲۰۰۶ء میں انتقال فرما گئے۔

میں اس کی وضاحت آ چکی ہے۔اس موضوع پر ہم کسی سے جھگڑ نا نہیں چاہتے لیکن یہ بات ہم دونوں طاقتوں کو دکھا سکتے ہیں کہ ان کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو فعالیت کے ایسے بلند مقام پر پہنچا دیں کہ یہ لوگ اس آنے والے مصلح کے باڈی گارڈ اور وزیر اعظم ہو کر کام کریں۔ایک مذہبی جماعت کے لیے اس کا ماننا ضروری ہے اس لیے ہم اس کی رد کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔قوموں میں بلند تخیل پیدا کرنا ایک دن کا کام نہیں ہے اگر کسی قوم میں بلند تخیل پیدا ہو گیا ہے تو اس میں جو غلطیاں ہوں نکال دینی چاہئیں۔

(شرح سطعات قلمی صفحہ ۲۳،۲۴)

مولانا مرحوم و مغفور نے بڑی وضاحت سے یہ بات فرمائی ہے کہ نہ تو وہ کسی کی حیات کے منکر ہیں نہ کسی کے نزول کے بلکہ بات تو صرف یہ ہے کہ جب تک کوئی آنے والا نہ آئے تم ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھے رہو اور دعوت و انقلاب کا عمل نبوت چھوڑنے کا گناہ عظیم کرتے رہو زندہ رہنے والی قومیں ایسے مکروہ رویے کو دینی عمل کہیں تو بہت ہی ذلت کی بات ہے۔مولانا کے ہاں امت محمدیہ کی زبوں حالی کی بنیادی وجہ عملِ انقلاب کا ترک اور آنے والے کا انتظار ہے، جبکہ حدیث مبارکہ اور قرآن حکیم کے واضح احکام ہیں کہ کامیابی اور فلاح ان لوگوں کے لئے ہے جو جدو جہد میں مصروف رہتے ہیں۔کنج عافیت میں بیٹھ کر خیرہ چشمی سے تماشا کرنے والوں کے لیے نہیں۔''

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

ترجمہ: زندگی کی کشادہ راہیں انہیں لوگوں کے لئے ہیں جو جہادِ زندگی کے عاملین ہیں۔

مولانا نے اگر خدانخواستہ کہیں ان غافلین کو جھنجھوڑنے کے لئے کوئی جملہ کہہ دیا تو اس سے مقصد انکار نہیں بلکہ ایقاظ ہے وہ لوگ جو غفلت شعار ہیں اور کسی آنے والے کے لیے محوِ انتظار ہیں۔ان کا علاج وہی الفاظ ہیں جو مولانا نے کہیں کہہ دیئے ہوں گے۔واللہ اعلم

(جولائی ۱۹۸۸ء)

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501